جامعہ سلفیہ کا پیغام ...... فضلاء جامعہ کے نام!

جامعہ سلفیہ کے موسئسین یقیناً باکمال اور صاحب عزیمت لوگ تھے۔ جنہوں نے انتہائی خلوص سے اس کی بنیاد رکھی۔ اور پھر اپنے لہو سے اس کی آبیاری کی۔ یہ بلند ہمت اور عالی دماغ قیادت تھی جن کی شب و روز محنت سے یہ عالی شان دانشگاہ وجود میں آئی اور ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی پاکستان کے صف اول کے دارالعلوم میں اس کا شمار ہونے لگا۔ اس کے نظم و نسق سے وابستہ ممتاز علماء و زعماء اسلام اور دانشوران ملت کی بہترین منصوبہ بندی اور مہارت سے یہ تعلیمی ادارہ عوام کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ پر کشش ماحول اعلیٰ ماہرین تعلیم نامور تجربہ کار اساتذہ کی موجودگی سے تشنگان علوم کی بڑی تعداد اس سے وابستہ ہو گئی۔ اس کی مسند تدریس پر ایسی مایہ ناز شخصیات جلوہ افروز رہیں جو اپنے اپنے فن میں سند کا درجہ رکھتی تھیں محدث العصر مولانا حافظ محمد گوندلوی مولانا عبدالغفار حسن' مولانا محمد شریف اللہ' مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی' مولانا محمد عبدہ الفلاح' مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی' مولانا احمد اللہ بڈھیالوی' مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری' مولانا قدرت اللہ فوق رحمہم اللہ تعالیٰ جیسی بلند پایہ ہستیوں نے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

جامعہ سلفیہ کے موسئسین مفکر اسلام مولانا سید محمد داؤد غزنوی' شیخ الحدیث مولانا محمد اسمعیل سلفی' قدوۃ السالکین' مولانا صوفی محمد عبداللہ' نمونہ سلف' مولانا میاں محمد باقر رحمہم اللہ کے اس لازوال ادارے کی انشاء و تعمیر میں مولانا عبید اللہ احرار' مولانا محمد اسحاق چیمہ اور میاں فضل حق کا خون پسینہ شامل ہے ان کے جہد مسلسل نے اس دارالعلوم کو ایک حسین وجود بخشا' اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

یہ بات ہم سب کے لیے باعث اطمینان اور حوصلہ افزاء ہے کہ مشکل سے مشکل حالات کے باوجود اس ادارے کی تعمیر و ترقی کا عمل رکا نہیں' بلکہ بلندی اور رفعت کی طرف اس کا سفر جاری ہے۔ اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا اسلام میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کی نامور شخصیات مشائخ عظام سیاسی اور مذہبی قیادت نے جامعہ کی حسن کارکردگی اور اعلیٰ انتظامات کی تحسین فرمائی۔ خاص کر حرمین شریفین سے علماء اور مشائخ کی بڑی تعداد نے جامعہ میں قدم رنجہ فرمایا۔ ان میں صاحب المعالی فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل رحمہ اللہ صاحب المعالی فضیلۃ الشیخ الدکتور صالح بن عبداللہ حمید حفظہ اللہ' سماحۃ الشیخ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ فضیلۃ الشیخ عمر محمد فلاتہ رحمہ اللہ شامل ہیں۔

جامعہ سلفیہ نے جہاں اپنے اندرونی نظام کو مستحکم اور تعلیمی معیار کو بلند کیا۔ وہاں طلبہ کو بیرون

ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے مواقع فراہم کیے۔اور خاص کرالجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورۃ میں سینکڑوں طلبہ کوداخلہ ملااسی طرح جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض جامعۃ الملک امام سعود الریاض اور جامعہ ام القریٰ میں طلبہ زیر تعلیم ہیں اوراپنی اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے بعد پاکستان اور بیرون پاکستان دینی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح بعض طلبہ جامعۃ الازہر قاہرہ میں اپنی تعلیم مکمل کر کے بعض اہم ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔ وللہ الحمد۔

جامعہ سلفیہ اپنی 57 بہاریں دیکھ چکا ہےاس میں کامیابیوں کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جامعہ سے فارغ التحصیل علماء کرام میں سے بعض نامی گرامی ہوئے جنہوں نے اپنے خطبات تقریروں سے بلند مقام حاصل کیاتو بعض نے اپنی تحریروں اوروعظ ونصیحت سے عوام میں مقبولیت حاصل کی۔بعض نے تحقیق وتالیف کے میدان میں نام کمایاتو بعض نے مسند تدریس میں اپنالوہا منوایا۔بعض اپنی قائدانہ صلاحیت کو بروئے کارلائے اوراعلیٰ منتظم قرار پائے تو بعض نے جہاد کے میدان کواپنے لہو سے آباد کیا۔ جامعہ سلفیہ سے فیض پانے والے یہ عظیم المرتبت فضلاء گلستان میں کھلے مختلف رنگوں کے پھولوں کی مانند ہیں جن کی زمین اور پانی توایک ہے مگراپنی اپنی صلاحیت کے ساتھ لوگوں کوفیض یاب کررہے ہیں۔

جامعہ سلفیہ کا امتیاز یہ ہےاس میں تعلیم وتربیت پانے والے اپنے اسلوب میں منفرد اور یکتا نظر آتے ہیں۔ان میں دوسروں کی نسبت زیادہ وسعت قلبی جدید مسائل پر گہری نظر ہےاور کتاب وسنت کی روشنی میں ان کا حل پیش کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں جامعہ کے فضلاء کی بڑی تعداد سرکاری سکولز' کالجزاور یونیورسٹیوں میں تدریسی فرائض کے ساتھ اعلیٰ منصب پربھی رونق افروز ہیں

جامعہ سلفیہ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کادائرہ پاکستان سے باہر بھی ہے خصوصاًوہ فضلاء جن کا تعلق مالدیف' سری لنکا' نیپال' اورافغانستان سے ہے۔وہ اپنے اپنے ملکوں میں نہایت اطمینان کے ساتھ سرکاری اورغیرسرکاری خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ سلفیہ کی نیک نامی کا باعث ہیں۔

جامعہ سلفیہ گاہے بگاہے فضلاء کا کنونشن منعقد کرتا ہے۔30 مارچ 2014ء بروزاتوار کا کنونشن بھی اس سلسلے کی کڑی ہے یہ باہمی رابطہ کا بہترین ذریعہ ہے جوفضلاء اس میں شریک ہورہے ہیں وہ اپنی پرانی حسین یادوں کوتازہ کریں اور مدتوں بعداپنے رفقاءاور جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔اور سٹیج پرہونے والی گفتگو سے براہ راست مستفید ہونگے اور جوفضلاء بامر مجبوری

شریک نہیں ہوسکے ہم سب کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرتے ہیں کہ وہ ابناء جامعہ سلفیہ ہونے کے ناطے اپنی مادر علمی کے ساتھ کس طرح گہرا تعلق برقرار رکھ سکتے ہیں۔

(1) آج کل ذرائع مواصلات انتہائی برق رفتار ہیں۔لہٰذا رابطہ مشکل نہیں رہا۔اگر خط و کتابت نہیں کر سکتے تو بذریعہ میسج اپنے احوال سے مطلع کر سکتے ہیں۔

(2) اکثر فضلاء مختلف جگہوں پر خدمات سرانجام دیتے ہیں اور وہ اپنے مستقل ایڈریس پر دستیاب نہیں ہوتے۔ان سے گذارش ہے کہ اپنا وہ ایڈریس جامعہ کو بھیجا کریں جن پر فوری رابطہ ہوسکتا ہے۔

(3) فیصل آباد تشریف لائیں' تو جامعہ سلفیہ میں تشریف لانا ضروری خیال کریں۔ یہ جامعہ کے ساتھ خصوصی تعلق کا آئینہ دار ہوگا۔

(4) فضلاء کرام جامعہ سلفیہ کے ساتھ باہمی رابطہ کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے اپنا تعاون جاری رکھیں۔

مثلاً۔سالانہ یا ماہانہ مالی تعاون

☆ ایک طالب علم کی کفالت ☆ ایک استاد کی کفالت یا آدھی کفالت

☆ لائبریری کے لیے کتب ☆ جامعہ کی دیگر ضروریات کے لیے تعاون

(5) اپنے حلقے اور عزیز و اقارب کے بچوں کو جامعہ سلفیہ میں داخل کرائیں۔اس طرح آپ کا مسلسل رابطہ قائم رہے گا۔

(6) اپنے علاقوں میں جہاں آپ دعوتی تبلیغی یا تعلیمی کام کرتے ہیں۔جامعہ کے اساتذہ کو بلائیں اور اپنی کارکردگی دکھائیں۔

(7) اپنے حلقہ احباب کو وفد کی شکل میں جامعہ سلفیہ کا وزٹ کرائیں جس میں معروف علماء اور تاجروں کو شامل کریں۔

(8) جامعہ سے جاری مجلہ اپنے نام جاری کرائیں۔ یہ رابطہ کے علاوہ جامعہ کی حسن کارکردگی سے آگاہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

(9) سالانہ تقریبات میں خود شریک ہوں۔آپ کو دعوت نامہ کی ضرورت نہیں۔

(10) اپنی خوشیوں میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کو شامل کریں اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے بھی آگاہ کریں۔